شذرات

گذشتہ سال عالم اسلامی کے قدیم مرکز استنبول میں رویت ہلال موتمر کا نومبر میں ایک عالمی اجتماع ہوا تھا جس میں دوسرے ممالک کے علاوہ ماوراء النہر کے ممتاز عالم دین مفتی ضیاء الدین خان بن ایشان بابا خان کو بھی مدعو کیا گیا تھا اور آپ نے اس موتمر میں شرکت فرمائی اور علما سے اس اہم مسئلہ میں خطاب بھی فرمایا۔ سماحۃ مفتی ضیاء الدین طاشقند کے رہنے والے ہیں اور وہاں سوویت روس کے دینی ادارہ کے صدر ہیں۔ یہ علاقہ علمی لحاظ سے فقہ حنفی کا مرکز رہا ہے۔ مرغینان قصبہ جہان سے عالم اسلام کو فقہ میں ہدایہ جیسی کتاب ملی وہ بھی طاشقند کے حوالی اور نواح میں ہے۔ مفتی صاحب قدیم مدارس کے تعلیم یافتہ ہیں اور آپ کے والد بزرگوار مفتی ایشان خان مرحوم ماوراء النہر کے قدیم مدارس اور مدنیہ منورہ سے فارغ تحصیل تھے۔ انہوں نے اپنے صاحبزادہ مفتی ضیاء الدین خان کی بڑی علمی اور اخلاقی تربیت کی تھی۔ مفتی صاحب کے رویت ہلال کے سلسلہ میں خیالات پورے عالم اسلام کے لئے بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ اس لئے ہم ان کو اختصار کے ساتھ یہاں پیش کر رہے ہیں۔

شروع میں رسمی طور پر مفتی صاحب نے میز بانوں کا شکریہ ادا کرنے کے بعد فرمایا: ہم پورے طور پر جانتے ہیں کہ یہ شہر جو خدا کرے سلامت رہے جہاں یہ اجتماع ہو رہا ہے اس کے لئے سنہری تاریخی صفحات ہیں اور وہ اسلامی دعوت کی اشاعت اور شریعت محمدی کے رواج میں ہمیشہ آگے رہا ہے۔ یہ اجتماع ہمارے دین حنیف اور صالح امت محمدیہ کی مبارک خدمات کے لئے دلیل قاطع ہے۔ اس شہر کے بزرگ میز بانوں نے ہماری جو مہمانی کی ہے اور ان کے اہتمام سے دنیا کے منتخب علماء افاضل

اور فلکیات کے ماہر مسلمانوں کے زندگی کے اہم مسائل کے متعلق بحث وتمحیص اور تحقیق کے لئے جمع ہوئے ہیں اس کے شکریہ کے لئے میں مناسب الفاظ کی استطاعت نہیں رکھتا۔

اس اجتماع کا موضوع ایک اہم موضوع ہے جس میں عمیق مناقشہ اور باریک علمی دراسہ سامنے ہے جس کا ایسا حل ہو جو دنیا کے مختلف ممالک کے مسلمانوں کے لئے قابل قبول ہو۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں :۔ هو الذی جعل الشمس ضیاء والقمر نورا وقدره منازل لتعلموا عدد السنین والحساب ماخلق الله ذلك الا بالحق یفصل الآیات لقوم یعلمون (سورة یونس آیة ۵) وہی ہے جس نے کیا سورج کو چمکتا یعنی روشن و درخشندہ اور چاند کو اجالا اور مقرر کیں واسطے اس کے منزلیں تاکہ جانو تم گنتی برسوں کی اور حساب۔ نہیں پیدا کیا اللہ نے اس کو مگر ساتھ حق کے مفصل بیان کرتا ہے نشانیوں کو واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہیں۔ یہ آیت کریمہ اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورج اور چاند کو پیدا کیا اور ان دونوں کو مقیاس کیا تاکہ ہمارے لئے عبادات کے اوقات اور حدود واضح ہوسکیں۔ ہمارے سابق فقہاء کرام رحمۃ اللہ علیہم جنہوں نے مختلف اطراف میں فقہی کتب کی تالیف فرمائی تحقیق انہوں نے عبادات کو طلوع اور غروب شمس کے لحاظ سے اوقات کو بیان فرمایا یا خلفاء کے تجربات سے انہوں نے استفادہ کیا جن کا ذکر عربی کی مؤلف کتابوں میں آیا ہے اور اس زمانہ کی اچھی کوشش تھی۔ اس دور میں علوم فلکی میں آج جیسی تحقیق نہ ہوئی تھی۔ لیکن یہ دور جس میں ہم زندگی بسر کر رہے ہیں یہ زندگی کے ہر شعبہ میں ترقی کا دور ہے۔ علوم فلکی نے تو خاص طور پر بڑی تیز رفتاری سے ترقی کی ہے مہذب دنیا کے ہر کونے میں رصدگاہیں بن گئی ہیں۔ علوم عصریہ کا یہ کمال ہے کہ ایسے سائنسی آلات تیار ہوئے ہیں جن کی مدد سے انسان، کواکب زمین، سورج اور چاند وغیرہ کے متعلق باریک سے باریک مسائل حل کرسکتا ہے۔ میرا اعتقاد ہے کہ نماز دوسری عبادات وغیرہا کے لئے ضروری ہے

کہ ایسا حل پیش کیا جائے کہ اس کی ذمہ داری علماء فلکیین کے کاندھوں پر ہو اور اس میں فقہاء کی مشاورت کی جائے تاکہ صاحب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب رضوان اللہ علیہم سے جو موروثی طور پر تعلیم ہم کو ملی ہے اس سے کوئی تناقض نہ ہو اسی مناسبت سے میرے بھائیو! میں آپ کی توجہ ان تجارب کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جن کو ہم اپنے لئے اپنے ملک میں تقویم قمری کے لئے استعمال کرتے ہیں اس کا بڑا مقصد نماز کے پانچ اوقات رمضان المبارک کے ایام کی تعیین۔ عیدین اور میلاد النبیؐ اور دوسری مشہور تاریخوں کے لئے استعمال کرتے ہیں اس تقویم کو پہلے ہم طاشقند میں ادارہ فلکی کے سامنے پیش کرتے ہیں اور وہ اس کا فلکی حسابات پر جن کا مدار تجربہ اور سالہا سال کے مراقبات پر ہے اندازہ کرتے ہیں۔ یہ اندازہ اور حساب ایسا ہے کہ ممالک اسلامیہ میں رویت کے قاعدہ کے مطابق ہے۔ رمضان کی ابتدا اور انتہا اس حساب سے صحیح نکل آتا ہے۔ میرا اعتقاد ہے کہ یہ اسلوب حدیث نبوی کے مناقض نہیں ہے جس میں آتا ہے:۔ صوموا للرویتہ وافطروا للرویتہ چاند کو دیکھ کر روزہ رکھو اور اس کو دیکھ کر افطار کرو! اس میں امت اسلامیہ کی وحدت ہوگی اور ایک دوسرے کے قریب آجائیں گے۔ اب وقت آگیا ہے کہ پورے عالم اسلام کے لئے تقویم قمری بنائی جائے اس لئے موتمر سے میری گذارش ہے کہ یہاں ایک کمیٹی کی تشکیل دی جائے جو علماء فلکی اور فقہاء پر مشتمل ہو جس کا اولین کام یہ ہو کہ وہ اسلامی اور غیر اسلامی دونوں ملکوں میں جو رصد گاہیں موجود ہیں ان سے معلومات حاصل کرے اور پھر ان تجارب کی بنیاد پر کوئی متحدہ لائحہ عمل تیار کیا جائے۔